صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 12۔اکتوبر 2015ء 27 ذوالحج 1436 ہجری 12۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 231

سوموار 12۔اکتوبر 2015ء

اللہ کی مدد کے ساتھ نکلو

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ کا نام لے کر نکلو اللہ کی مدد کے ساتھ نکلو اور اس کے رسول کے دین پر نکلو کسی بوڑھے کو نہ کسی لڑکے کو نہ کسی چھوٹے بچے کو اور نہ کسی عورت کو قتل کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور اپنے غنائم کو اکٹھا کرو اور اپنے معاملات بہتر کرو اور اپنے تعلقات بہتر کرو اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی دعاء المشرکین حدیث نمبر:2246)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھجوایا وہ دوڑتے ہوئے گئے اور واپس آہستہ چلتے ہوئے آئے رسول کریمؐ نے وجہ دریافت کی تو حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ واپسی پر میں اس لئے نہیں بھاگا کہ دشمن یہ نہ سمجھے کہ میں ڈر گیا ہوں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سعد بڑا تجربہ کار آدمی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب سعدؓ، ابن سعد جلد3ص 141)

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعدؓ شدید بیمار ہوگئے۔ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ آپ مالدار انسان تھے اور اولاد صرف ایک بیٹی تھی، آپ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنا پورا مال خدا کی راہ وقف کرنے کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ حضرت سعدؓ نے کہا نصف مال ہی قبول کرلیں۔ رسول اللہؐ نے وہ بھی قبول نہ فرمایا تو حضرت سعدؓ نے ایک تہائی کی وصیت کی اجازت طلب کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ''ٹھیک ہے ایک تہائی مال کی وصیت کردیں اگرچہ یہ بھی بہت ہے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔'' اس موقع پر نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے حضرت سعدؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے نتیجہ میں عجیب رحمت و برکت کے سامان پیدا فرمادئے۔ انہوں نے نہایت حسرت بھری اشکبار آنکھوں کے ساتھ یہ عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ اپنے وطن کی جس سرزمین کو خدا کی خاطر ہمیشہ کے لئے ترک کردیا تھا اب میں اسی میں خاک ہوجاؤں گا۔ کیا میری ہجرت ضائع ہوجائے گی؟ حضرت سعدؓ کے اس انداز نے رسول اللہ ﷺ کے دل میں دعا کی بے اختیار تڑپ پیدا کردی۔

آپ نے اسی وقت بڑے اضطراب سے تکرار کے ساتھ یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا! اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ اس کی قبولیت کا علم پاکر نبی کریمؐ نے فرمایا ''اے سعد خدا تجھے لمبی عمر عطا کرے گا اور تجھ سے بڑے بڑے کام لے گا اور تجھ پر موت نہیں آئے گی جب تک کہ کچھ قومیں تجھ سے نقصان اور کچھ فائدہ نہ اٹھالیں'' پھر آپ نے یہ دعا کی کہ ''اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت ان کے لئے جاری کردے۔''

(بخاری کتاب المغازی و ابن سعد جلد 3 صفحہ 144)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

''یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔''

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ''اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔''

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ معالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا افتتاحی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ

21۔اگست 2015ء سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راست بازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا (دین) کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریّت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 251)

س: ہمارے جلسوں کے انعقاد کی غرض کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وہ علمی اور ایمانی تبدیلی کے ساتھ تقویٰ پر قائم کرتے ہوئے عملی اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کیلئے آئے ہیں۔ پس یہ ہماری دینی مجالس اور جلسوں کے انعقاد اس لئے ہوتے ہیں اور ہم یہاں آج اس لئے جمع ہیں کہ مختلف پروگراموں اور تقریروں سے اپنی عملی اور اخلاقی حالتوں کو درست کریں اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائیں تا کہ دنیا کی حقیقی رنگ میں رہنمائی کر سکیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔‘‘ (ایام صلح صفحہ 242)

س: حضور انور نے بدظنی کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک بہت بڑی برائی بدظنی ہے اکثر اوقات کسی بات کو غلط رنگ میں سمجھنے یا واضح نہ ہونے کی وجہ سے بدظنی پیدا ہو جاتی ہے پھر بعض دفعہ انسان اپنی ہی غلط سوچ کی وجہ سے دوسرے کے بارہ میں بدظنی پیدا کر لیتا ہے۔ پھر یہ بدظنی اس طرح بعض دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے کہ بڑی کوششوں سے نکالنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو تو نکلتی ہے اور بڑی دعاؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر انسان خود کوشش نہ کرے اور خدا تعالیٰ سے مدد نہ مانگے تقویٰ کو سامنے نہ رکھے تو ناممکن ہے کہ بدظنی دلوں سے نکلے۔

س: بدظنی کرنے والا انسان کس طرح ایک کے بعد دوسری بدی میں مبتلا ہو جاتا ہے؟

ج: فرمایا! بدظنی گھروں کا سکون برباد کرنے کا بھی باعث بنتی ہے اور معاشرے کی بے سکونی کا بھی باعث بنتی ہے اور یوں بدظنی کرنے والا انسان ایک کے بعد دوسرے گناہ میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔

بے شک ہم اعتقادی لحاظ سے جتنے مرضی مضبوط ہوں اگر عملی حالتوں میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں مضبوط نہیں تو بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے۔ عموماً ہم نے دیکھا ہے کہ ایک برائی کی ٹوہ میں رہ کر انسان دوسرے کی برائیاں تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے اور پھر ان برائیوں کا ذکر بڑے پر اسرار رنگ میں دوسروں سے کرتا ہے اور پھر یہ بدظنی سے آگے قدم بڑھتا ہے اور غیبت شروع ہو جاتی ہے اور غیبت کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی مکروہ فعل قرار دیا ہے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا۔...... اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات آیت 13 میں بدظنی، تجسس اور غیبت کو بڑے گناہ قرار دیا ہے۔ لیکن انسان سمجھتا نہیں۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جن کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ یہ معمولی باتیں اور پھر ایسی پکی عادتیں پڑ جاتی ہیں پھر ان عادتوں کے برے ہونے کا احساس بالکل مٹ جاتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے گناہوں کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ’’بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔‘‘

(ڈائری حضرت مسیح موعود 29 دسمبر 1905ء)

س: تمام برائیوں اور خرابیوں کی جڑ کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے فرمایا ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتائج سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے یہ بہت خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

س: حسین معاشرے کے قیام کے لئے دین حق ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی کے عیب کو دیکھ کر دوسری جگہ اس کا ذکر کرتا ہے وہ غیبت کرتا ہے اور اگر وہ بات، وہ برائی، وہ عیب اس شخص میں ہے ہی نہیں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے تو پھر یہ سراسر بہتان ہے اور بڑا گناہ ہے جھوٹ ہے۔ پس اس بہتان اور جھوٹ سے بھی بچو کیونکہ جھوٹ جو ہے وہ شرک کے برابر ہے۔ ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے اگر اس بنیادی چیز کا ہم خیال رکھنے والے بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور معاشرے میں حقیقی بھائی چارہ بھی قائم کرنے والے ہوں گے۔ اگر افراد میں یا گروہوں میں یا خاندانوں میں اور برادریوں میں یہ چیز پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ معاشرے کا فرض ہے کہ ان کو ختم کروائے اور ان میں صلح صفائی کروائے۔ پس یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے کہ اگر من حیث الجماعت حقیقی طاقت حاصل کرنی ہے اگر جماعت کو ترقی کی منازل کی طرف لے جانا ہے اور اس کا حصہ بننا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقویٰ حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لینا ہے، اگر انفرادی طور پر بھی اپنی دنیا و آخرت سنوارنے ہیں تو آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے بھائیوں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو جلسہ کے موقع پر کیا خصوصی ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! قرآن کریم میں بھی اور احادیث میں بھی عمومی طور پر تمام انسانوں سے حسن سلوک اور صلح صفائی سے رہنے کا حکم ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر انسان جو امن سے رہنا چاہتا ہے محفوظ رہے۔ پس آج اس جلسے کی برکت سے وہ لوگ جن کے درمیان رنجشیں ہیں آپس کے شکوے ختم کریں۔ قطع کلامی تک جو بڑھ کر پہنچے ہوئے ہیں شکوے اس کو ختم کریں صلح صفائی کو قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے والے بنیں۔

س: جھوٹ کے متعلق دینی تعلیم کیا ہے نیز اس سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟

ج: فرمایا! جھوٹ بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے اللہ اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ ذرا سی بھی غلط بیانی سے کام لیا جائے کجا یہ کہ انسان جھوٹ بولے۔ بلکہ غلط بیانی نہ کرنے سے بھی بڑھ کر اللہ کہتا ہے کہ تم ایسی پیچ دار بات بھی نہ کرو جو کسی کو تمہارے بارے میں غلط رائے قائم کرنے والا بنا دے۔ پس ایسے معاملات جو طے کرو تو سیدھے اور ہر طرح سے سچائی پر مبنی معاملات کرو۔ بہت سے جھگڑوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ جس سے معاملہ کیا جا رہا ہو وہ کچھ اور سمجھتا ہے اور معاملہ کرنے والا جھگڑے کی صورت میں جو بھی جھگڑے کی صورت پیدا ہو اپنی تشریح کسی اور رنگ میں کر رہا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ پیچ دار باتوں سے بچو۔

س: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے تقویٰ کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہی کہ جب تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر نافرمانی ہو تو معاف کر دیتا ہے۔‘‘ اگر نافرمانی ہو جائے غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ نافرمانی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر بڑے گناہ انسان کرتا پھرے کہ یہ کہتے ہوئے کہ میرا تو تقویٰ ہے۔ تقویٰ ہے تو پھر گناہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ بھول چوک نہ ہو جائے۔ تقویٰ ہے تو پھر تو انسان گناہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ نافرمانی یہ ہے کہ بشری کمزوری کی وجہ سے جو غلطیاں ہوتی ہیں خدا تعالیٰ انہیں معاف کر دیتا ہے۔

س: تقویٰ کی صحیح رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت مومن پر کب کھلتی ہے؟

ج: فرمایا! تقویٰ پر چلنے کی صحیح رنگ میں رہنمائی اور قول سدید کی حقیقت ایک مومن پر اس وقت کھلتی ہے جب وہ قرآن کریم کو اپنا رہنما اور لائحہ عمل بنائے۔ پس اس کے لئے قرآن کریم پر غور اور اس پر عمل کی حتیٰ المقدور کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ بشری کمزوریوں کو اس وقت ڈھانپتا ہے جب تقویٰ سے کام لیا جا رہا ہو اور قول سدید کا اظہار ہو رہا ہے پس اس اہم بات کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

س: متقی معاشرے کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کون سی دعا سکھائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ متقی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اور اگلی نسلوں میں بھی تقویٰ جاری رکھنے کیلئے ہمیں ایک دعا سکھاتا ہے۔ فرمایا کہ اے وہ لوگو جو یہ کہتے ہو کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے (الفرقان: 75) پس ایک متقی انسان کا اپنے آپ کو متقی بنا لینا کافی نہیں یا یہ دعویٰ کر لینا کافی نہیں کہ میں متقی ہوں۔ یا خود تقویٰ پر چلنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں متقیوں کا امام بنائے۔ امام

باقی صفحہ 8 پر

محترم راجا نصر اللہ خان صاحب

دوالمیال کے تین ممتاز احمدی فوجی افسران کا تذکرہ

میجر جنرل نذیر احمد صاحب، کپتان غلام محمد صاحب، میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حوالے سے جماعت احمدیہ دوالمیال (حال ضلع چکوال) کو علاقہ بھر میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ یہاں احمدیت کا نفوذ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہوا اوراس خوش بخت مٹی کو کئی جید رفقاء حضرت مسیح موعود کے قدم چومنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر یہاں احمدیت کا پھیلاؤ اوراثر ورسوخ بھی بفضل اللہ تعالیٰ خوب نمایاں ہوا۔قریب ہی واقع اپنے قصبہ ڈلوال سے دوالمیال کی پُر رونق و پرشوکت بیت الذکر میں حاضر ہوکر متعدد بار نماز جمعہ کی ادائیگی اورلڑکپن میں کئی بار اپنے والد محترم راجہ فضل داد خان صاحب رئیس ڈلوال اور بھائی راجہ محمد نواز صاحب کے ساتھ عیدین کے موقع پر دوالمیال جانا اورمحترم و بزرگوارم قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کے کشادہ گھر پر متعدد بزرگوں اور مہمانوں کے ساتھ پُر تکلف دعوت میں شمولیت کا شرف حاصل ہونا اب تک یاد ہے۔وہ پاکیزہ محفلیں اوردلگداز یادیں دل میں برابر بسی ہوئی ہیں۔

شاعر نے خوب کہا ہے:۔

جب تیری یاد کے جگنو چمکے
دیر تک آنکھ میں آنسو چمکے

خاکسار دوالمیال کے ان گنت فوجی افسران میں سے تین جید احمدی افسران کا تذکرہ کرنا اپنی سعادت خیال کرتا ہے۔

احمدی جرنیل نذیر احمد ملک صاحب

میجر جنرل نذیر احمد صاحب کے ذکر خیر کا آغاز خاکسار دوالمیال کے ایک اہل علم دوست کیپٹن رشید احمد صاحب کی غیر مطبوعہ انگریزی تصنیف کے صفحہ 163 کے آزاد ترجمہ سے کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

جنرل نذیر احمد موضع دوالمیال کے برٹش انڈیا آرمی کے واحد فوجی افسر تھے جن کو سینڈ ہرسٹ (برطانیہ) میں واقع رائل برٹش ملٹری اکیڈمی سے 1929ء میں کمیشن دیا گیا اور یہ پورے گاؤں کے لوگوں کے لئے فخر کی بات تھی۔

نذیر احمد بیسویں صدی کے پہلے عشرے کے قریباً وسط میں پیدا ہوئے۔وہ چھ فٹ کے بلند و بالا اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے انہوں نے میٹرک کی تعلیم بیلیجیم مشن ہائی سکول ڈلوال سے حاصل کی کیونکہ یہ اس وسیع علاقہ میں واحد ہائی سکول تھا۔ بعد میں انہوں نے 1925ء کے لگ بھگ وائسرائے کے جونیئر کمیشنڈ آفیسر کی حیثیت سے ہندوستان کی برٹش انڈین آرمی کی 3/8 پنجاب رجمنٹ میں شمولیت اختیار کی۔ دراصل ان کے والد مرحوم صوبیدار فتح محمد اسی رجمنٹ میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے تھے اور پچیس سال سے زائد عرصہ ملازمت کے بعد بطور صوبیدار ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے نذیر احمد کو اس رجمنٹ میں شمولیت کی ترغیب دلائی۔اتفاق کی بات ہے کہ میں بھی (یعنی مصنف کتاب۔مترجم) 1956ء میں بطور لفٹین اسی رجمنٹ میں شامل ہوا۔ اس رجمنٹ کے افسران کی طعام گاہ (Officers Mess) میں 1926ء کا ایک گروپ فوٹو موجود ہے۔جس میں جونیئر افسر کے طور پر نذیر احمد اپنے سر پر پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔اور یہ فوٹو نایاب یادگار کے طور پر محفوظ کرلیا گیا تھا۔

رائل برٹش کمیشن

1927ء میں نذیر احمد کو انڈین آرمی میں رائل برٹش کمیشن کے لئے منتخب کرلیا گیا اور تربیت کے لئے انگلینڈ بھجوایا گیا۔انہوں نے دو سال کا کورس کامیابی سے مکمل کرلیا اور سیکنڈ لیفٹیننٹ کے طور پر کمیشن مل گیا مگر ان کی تعیناتی ان کی ابتدائی بٹالین 3/8 پنجاب رجمنٹ کی بجائے انڈین آرمی کی 6/13 فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں کی گئی۔

دوسری جنگ عظیم میں حصہ لیا

دوسری جنگ عظیم میں نذیر احمد نے انفنٹری ٹروپس (پیادہ دستوں) کے کمانڈر کی حیثیت سے شمالی افریقہ اور اٹلی کے محاذوں میں حصہ لیا۔ وہ زیادہ تر جرمن اور اطالوی حریفوں کے مدمقابل رہے۔1944ء میں (مصنف کو سہو ہوا ہے۔اصل سن 1942ء ہے۔مترجم) انہیں ہندوستان واپس بلایا گیا اور (کچھ عرصہ کیلئے) چین میں ہندوستان کے سفیر کا ملٹری سیکرٹری مقرر کر دیا گیا۔ (واضح رہے کہ وہ سفیر یعنی ایجنٹ جنرل حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تھے۔مترجم) انہیں مارچ 1947ء میں بریگیڈیئر کے عہدے پر ترقی دی گئی اور ایک انڈین انفنٹری بریگیڈ کے کمانڈر کے طور پر ان کی تعیناتی نئی دہلی (دارالحکومت ہند) کے قریب میرٹھ میں کی گئی۔اس خبر کی انڈین پریس میں وسیع طور پر اشاعت ہوئی اور مجھے یاد ہے کہ میں نے یہ خبر اس وقت پڑھی تھی جب میں زمیندارہ کالج گجرات کا طالب علم تھا۔ اگست 1947ء میں یہاں سے رخصت ہونے والے انگریز حکمرانوں نے ہندوستان کو دو خودمختار ممالک بھارت اور پاکستان میں تقسیم کر دیا۔اس موقع پر برطانوی ہند کے تمام فوجی اہلکاروں کو پاکستان یا ہندوستان کے درمیان انتخاب کا اختیار دیا گیا اور بریگیڈیئر نذیر نے پاکستان کا انتخاب کیا۔

بعد میں 1948ء میں پاکستان آرمی میں نذیر احمد کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی اور انہیں 9 فرنٹیئر ڈویژن پشاور کا کمانڈنگ جنرل مقرر کیا گیا۔جلد بعد اس ڈویژن نے (اڑی سیکٹر میں۔ مترجم) ہندوستان کے خلاف کشمیر آپریشن میں حصہ لیا۔ اور نامساعد حالات میں میجر جنرل نذیر کی کارکردگی کو آرمی ہائی کمان نے بے حد سراہا۔

(کیپٹن رشید احمد کی غیر مطبوعہ انگریزی کتاب سے میجر جنرل نذیر احمد سے متعلق اہم کوائف کا ترجمہ پیش کیا گیا۔صفحہ 163)

وطن عزیز کے ایک سینئر سول سرونٹ حسن ظہیر نے جو کابینہ سیکرٹری کے طور پر ریٹائر ہوئے، انگریزی میں ایک کتاب بہت تحقیق اور محنت سے لکھی ہے جس کا ترجمہ سہیل انجم نے راولپنڈی سازش کیس 1951ء کے عنوان سے کیا ہے۔

مترجم سہیل انجم حسن ظہیر کی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”یہ مستند دستاویز ان سرکاری کاغذات کی بنیاد پر تحریر کی گئی ہے جو (مصنف کتاب کی درخواست پر) آرکائیول ایکٹ کے تحت حکومت پاکستان نے منکشف کئے۔ منکشف کردہ ریکارڈ ٹربیونل کے روبرو دوران سماعت پیش کیا گیا....“

آیئے اس اہم دستاویز سے جنرل نذیر احمد کے متعلق کچھ معلومات افزاء حقائق پڑھتے ہیں۔

میجر جنرل نذیر احمد کا پنجاب سے تعلق تھا۔ سینڈ ہرسٹ سے کمیشن ملا۔ برطانوی حکومت نے ایم بی ای سے نوازا۔4/13 ایف ایف آر کی کمان کرنے والے پہلے ہندوستانی۔ہندوستانی فوج میں تیزی سے ترقی پا کر بریگیڈیئر بنے۔ آزادی کے موقع پر لاہور میں 114 بریگیڈ کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

بطور جی او سی 9 ڈویژن جون 1947ء میں اڑی سیکٹر (کشمیر۔ناقل) میں کمان سنبھالی۔

(کتاب راولپنڈی سازش کیس 1951ء صفحہ 31)

اڑی سیکٹر (کشمیر) میں کامیابی

حسن ظہیر اپنی متذکرہ کتاب میں 1948ء میں کشمیر کے علاقہ (اڑی سیکٹر) میں پاکستانی فوج کے کامیاب معرکے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”بھارتی دریائے جہلم کے جنوب میں بڑی سڑک کے ساتھ دفاع توڑتے ہوئے بارہ میل تک گھس گئے تھے اور 101 بریگیڈ نے انہیں چکوٹھی پر روک دیا تھا۔“

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

”بہر حال جون کے آخر تک بھارتی پیش قدمی مکمل طور پر رک گئی جس کا بڑا سبب یہ تھا مظفر آباد کی طرف گامزن فوجی دستے چکوٹھی سے آگے نہیں بڑھ پا رہے تھے۔اس لڑائی کے مختلف تذکروں سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ بھارتی پیش قدمی کو روکنے کا سہرا اکبر خان کو جانا چاہئے۔ زمین، قبائلیوں، بے قاعدہ رضا کاروں، مختلف تدابیر اور دستیاب سازوسامان کے موثر استعمال سے اور سب سے بڑھ کر اپنے جوانوں اور افسروں کی دلیرانہ قیادت کرتے ہوئے اکبر خان نے نامساعد حالات میں لڑائی جیتی ...... یہ جولائی کا واقعہ ہے جب بھارتی کارروائی کو ناکام بنایا جاچکا تھا۔ پانڈو پہاڑی کی ڈھلان پر دریا کی دوسری جانب بھارت کی پہاڑی گنیں نظر آ رہی تھیں اور چکوٹھی میں آزاد افواج پر اور عقب میں سڑک پر پانچ میل تک غالب پوزیشن میں تھیں۔اب میدان جنگ کی کمان میجر جنرل نذیر احمد کے زیر کمان پشاور میں 19 ڈویژن کو منتقل ہو چکی تھی۔ڈویژنل کمانڈر کی منظوری سے 9 ہزار فٹ کی بلندی پر پانڈو گاؤں پر قبضہ کی تیاریاں شروع کردی گئیں۔یہ بڑی نمایاں فوجی کارروائی تھی جس میں پاکستان آرمی کے افسروں اور جوانوں نیز اسکاؤٹوں، قبائلیوں اور دیگر رضا کاروں کی قوت اور برداشت کا کڑا امتحان ہوا......خوش قسمتی سے جب پاکستانی فوجی پہنچے تو بھارتی گاؤں خالی کر چکے تھے۔“

اڑی سیکٹر پر بھارتی حملے کی ناکامی سے پنڈت نہرو پریشان ہوگئے اور انہیں اندیشہ لاحق ہوگیا کہ کشمیر میں بھارتی افواج کو مزید دھچکے نہ پہنچیں.....“

(کتاب راولپنڈی سازش کیس 1951ء صفحہ 133)

قارئین کرام حسن ظہیر کی تحقیقی و تاریخی کتاب سے کشمیر محاذ کے اڑی سیکٹر اور خاص طور پر پنڈو گاؤں کے کامیاب معرکے کا کچھ احوال پڑھ چکے ہیں۔ جو میجر جنرل نذیر احمد کی زیر کمان لڑا گیا اور جس میں حسن ظہیر کی کتاب کے مندرجات کے مطابق بریگیڈیئر اکبر خاں نے بھی بھرپور اور بہادرانہ کردار ادا کیا۔1950ء میں بریگیڈیئر اکبر خاں کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی لیکن چند ماہ بعد مارچ 1951ء میں وہ پنڈی سازش کیس میں بطور سرغنہ گرفتار اور سزا یافتہ ہوئے۔ بعد میں انہوں نے کشمیر میں 1947ء اور 1948ء کی فوجی اور قبائلی کارروائیوں سے متعلق انگریزی میں ایک کتاب Raiders in Kashmir (کشمیر کے حملہ آور) لکھی جو ستمبر 1992ء میں شائع ہوئی۔

(جنگ پبلشرز۔لاہور)

متذکرہ کتاب کے باب تیرہ کا عنوان ہے۔ Capture of Pandu (پانڈو گاؤں پر قبضہ) جو تقریباً بارہ صفحے پر محیط ہے اوراس میں پانڈو گاؤں کے دشوار رستوں اور محل وقوع اور پاک فوج اور قبائلیوں وغیرہ کی بہت کم تعداد اور کم اسلحہ کے باوجود سازوسامان سے لدی ہوئی زیادہ نفری والی بھارتی فوج کے ساتھ داؤ پیچ حکمت عملی نیز نامساعد حالات کے باوجود جرأتمندانہ اقدامات کے ذریعہ پانڈو گاؤں پر قبضہ کرنے کی تفصیل درج ہے۔

آیئے میجر جنرل اکبر خان کی متذکرہ کتاب سے اس معرکے کی ایک جھلک دیکھتے ہیں:۔

(ترجمہ) ”دریا (جہلم) کی دوسری جانب موجود توپوں کی ٹکڑیوں کے سلسلہ میں اب تک کوئی بھی ایکشن نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ان سے متعلق کوئی

الگ ایکشن کارگر نہیں ہو سکتا تھا۔ ان کو ختم کرنے کا ایک ہی طریق تھا کہ ہم پانڈو پر قبضہ کرلیں اور یہی ہمارے جوان چاہتے تھے لیکن یہ بہت بڑا کام تھا جو ہمارے وسائل سے بھی بڑھ کر تھا اور ہمارے دائرہ عمل سے بھی آگے تھا جس پر سراسر مدافعانہ ہونے کی پابندی تھی بہرحال اب ڈویژنل کمانڈر سے اجازت مل گئی تھی۔

پانڈو ایک گاؤں کا نام ہے اور اس پہاڑ کا بھی جس پر یہ گاؤں نو ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے یہ پہاڑ دراصل ایک سلسلہ ہے جو وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ (صفحہ 97)

آگے چل کر اکبر خان اپنی کتاب Raiders in Kashmir میں تحریر کرتے ہیں۔

(ترجمہ) "جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے دونوں اطراف (بھارت اور پاکستان) پانڈو کو کیا اہمیت دیتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہم نے اسے (پانڈو کو) خفیہ نام دہلی (بھارتی دارالحکومت) دے رکھا تھا۔ جبکہ بعد میں ہمیں دشمن (بھارت) کی دستاویزات سے پتہ چلا کہ انہوں نے اس کا نام کراچی (یعنی پاکستان کا شروع کا دارالحکومت) رکھا ہوا تھا۔ مقامی باشندے بھی پانڈو کو خاص اہمیت کا مقام سمجھتے تھے۔"
(صفحہ 90)

انتہائی اقدامات کا فیصلہ

کافی تفصیلات۔ مشکلات اور سرتوڑ کوششوں کے ذکر کے بعد اکبر خان لکھتے ہیں۔ (صفحہ 104)

ترجمہ: "....وہ (بھارتی فوجی) محفوظ پناہ گاہوں میں بیٹھے تھے جبکہ ہمیں ان پر حملہ آور ہونے کے لئے کھلے میدان سے گزر کر جانا تھا۔ ان کے پاس متعدد مشین گنیں تھیں جبکہ ہمارے پاس ایک بھی نہیں تھی۔ انہیں مدد دینے کے لئے ہوائی جہاز موجود تھے جبکہ ہمارے پاس کوئی جہاز نہیں تھا اور ان کو ہماری نسبت کم از کم چار گنا بڑے توپ خانے کی مدد حاصل تھی۔"

پانڈو محاذ پر اس درجے کی کم سروسامانی کے پیش نظر وہاں پر موجود ناکافی پاکستانی فوج کے ذمہ داران نے اپنے جوانوں اور افسران کو انتہائی دلیرانہ بلکہ سرفروشانہ اقدامات کرنے کا حکم دیا کہ اگلی صبح دہلی (پانڈو) پر افسران کی قیادت میں سنگینوں سے دھاوا بولا جائے۔
(ترجمہ صفحہ 104۔ جستہ جستہ)

اکبر خان اپنی کتاب کے صفحہ 105 پر بیان کرتے ہیں کہ بھارتی فوجیوں کے پاس سارا سازوسامان ہونے کے باوجود انہیں اچانک حیرت اور گومگو کی کیفیت کی مار پڑی۔ ان کے اعصاب جواب دے گئے اور ان کے لڑنے کی قوت ارادی ختم ہوگئی۔ انہیں ایک راہ فرار سوجھی اور ان کے توپ خانے نے زبردست گولہ باری شروع کر دی جس کی آڑ میں وہ پانڈو سے دستبردار ہوگئے اور گھنے جنگل نے ان کی پسپائی پر پردہ ڈال دیا۔ پس جب ہمارا دستہ دھاوا بولنے کے لئے آگے بڑھا تو وہ پہلے ہی فرار ہو چکے تھے۔"
(خلاصہ و ترجمہ صفحہ 105)

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

میجر جنرل اکبر خاں اپنی کتاب کے باب 16 کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

"31 دسمبر 1948ء کو نصف شب کے وقت دونوں اطراف (بھارت اور پاکستان) نے سیز فائر کا حکم دے دیا اور جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔" اکبر خان نے اپنی کتاب میں چند ایک نایاب فوٹو بھی شامل کئے ہیں جو کشمیر کے مختلف محاذوں کے ہیں ان میں سے دو فوٹوز میں میجر جنرل نذیر احمد صاحب بہت نمایاں ہیں ایک فوٹو (صفحہ 112) میں چناری فرنٹ پر وہ مس فاطمہ جناح کو Baton (فوجی افسران کی سٹک) کی مدد سے محاذ کے متعلق معلومات دے رہے ہیں۔ جبکہ دوسرا فوٹو (صفحہ 122) سیز فائر کے بعد کا ہے جس میں وزیراعظم لیاقت علی خان کے بائیں طرف میجر جنرل نذیر احمد کھڑے ہیں اور وزیراعظم کی دائیں جانب صدر آزاد کشمیر سردار ابراہیم اور ان کے ساتھ بریگیڈیئر اکبر خان کھڑے ہیں۔

فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور باعزت اور مقتدر منصب مقدر کر دیا یعنی حکومت نے انہیں لاہور کارپوریشن کا چیئرمین مقرر کر دیا۔ چنانچہ حسن ظہیر اپنی کتاب کے صفحہ 313 پر تحریر کرتے ہیں:۔

"نذیر احمد 1960ء کی دہائی میں لاہور میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے۔"

سفر آخرت

مکرم ریاض احمد ملک اپنی کتاب تاریخ احمدیت ضلع چکوال میں (بحوالہ الفضل 23 جنوری 1964ء) تحریر کرتے ہیں۔

میجر جنرل نذیر احمد نے مورخہ 20 جنوری 1964ء لاہور میں وفات پائی ان کا جنازہ 21 جنوری کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ جنازہ عصر سے قبل اس وقت ربوہ پہنچا کہ جب اہل ربوہ بیت مبارک میں بیٹھے کلام الٰہی کا درس سن رہے تھے۔ درس محترم مولانا نذیر صاحب فاضل لائلپوری دے رہے تھے۔

درس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی جس کے بعد احاطہ بیت مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ بعد جنازہ قبرستان لے جا کر میجر جنرل نذیر احمد کا جسد خاکی سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین شمس صاحب نے دعا کروائی۔
(تاریخ احمدیت ضلع چکوال صفحہ 508)

توپ کا انعام

The Proud Gunners of Dulmail
by Lt. Colonel Ijaz Ahmad

موضع دوالمیال (سابق ضلع جہلم حال ضلع چکوال) کو پہلی جنگ عالمگیر (1914-1918ء) کے بعد انگریزوں نے اس گاؤں کے جوانوں کی اعلیٰ خدمات کے اعتراف میں ایک توپ عطا کی۔

اس عالمگیر جنگ میں اس گاؤں کے 460 فرزندوں نے حصہ لیا۔

اعزازی کپتان
ملک غلام محمد صاحب

اس وقت فوجی ملازمت میں موجود دوالمیال کے سب سے سینئر سپاہی آنریری کیپٹن غلام محمد نے اپنی ملازمت کا آغاز "ڈیرہ جات پہاڑی توپ خانہ" سے کیا۔ جب وہ حوالدار کے منصب پر پہنچے تو ان کی خدمات کو بہت سراہا گیا اور انہیں اسی توپ خانے میں نائب صوبیدار کے عہدے پر ترقی دی گئی۔

1923ء میں ڈپٹی کمشنر جہلم مسٹر بیرن (Baren) نے دوالمیال کا دورہ کیا اور ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت برطانیہ موضع دوالمیال کو انعام دینا چاہتی ہے۔ حکومت برطانیہ نے اراضی، نقد رقم اور واٹر سپلائی جیسی سہولتوں کی پیشکش کی۔ لیکن آنریری کپتان غلام محمد نے ان چیزوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اصرار کیا کہ وہ گاؤں کے لئے توپ بطور انعام لینا پسند کریں گے۔ وہ ایک خالص اور پیدائشی توپچی تھے جن کے لئے مادی منفعت کوئی معنے نہیں رکھتی تھی۔ بعد میں 1925ء میں اس دور کے برطانوی ہند کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل لارڈ برڈ وڈ (Lord Birdwood) نے آنریری کیپٹن غلام محمد کو اطلاع دی کہ حکومت برطانیہ نے گاؤں کیلئے توپ بطور انعام دینے کی منظوری دے دی ہے۔

یہ توپ جہلم سے وصول کرنی تھی۔ آنریری کپتان غلام محمد صاحب نے یہ توپ مال گاڑی میں لوڈ کروائی۔ چکوال پہنچ کر توپ گاڑی سے اتاری گئی۔ وہاں سے یہ توپ دو حصوں (بیرل اور بقیہ حصہ) میں دو الگ الگ بیل گاڑیوں میں رکھی گئی۔ چوآسیدن شاہ کا 28 کلومیٹر کا یہ سفر دو ہفتے میں طے ہوا۔ کیونکہ اس زمانہ میں یہ سڑک پکی نہیں ہوتی تھی اور زیادہ تر پہاڑی علاقہ سے گزرتی تھی۔ چوآسیدن شاہ سے دوالمیال تک 5 کلومیٹر کا فاصلہ جس میں ایک مشکل چڑھائی بھی آتی ہے طے کرنے کے لئے گاؤں سے تازہ دم بیلوں کی پانچ جوڑیاں منگوائی گئیں اور آٹھ گھنٹے کے اندر توپ گاؤں پہنچ گئی۔ کیونکہ اہل دیہہ اسے کم سے کم وقت میں وہاں پہنچانے کے متمنی تھے۔ توپ کے استقبال کے لئے پورے گاؤں کی آبادی اور ایکس حاضر سروس جونیئر کمیشنڈ افسران موجود تھے۔ ان میں دو خاص قابل ذکر اشخاص آنریری کیپٹن غلام محمد اور میجر جنرل نذیر احمد کے والد محترم صوبیدار فتح محمد شامل تھے۔

(تلخیص و ترجمہ انگریزی مضمون مطبوعہ زمزمہ جرنل پاکستان آرٹلری جلد 28، 1984ء صفحہ 50 تا 52)

غلام محمد صاحب کا تعارف

دوالمیال کی معروف علمی شخصیت ملک ریاض احمد صاحب کپتان غلام محمد صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ (کتاب تاریخ احمدیت ضلع چکوال)

(ا) حضرت بابا کپتان غلام محمد صاحب بڑے بارسوخ۔ ملنسار اور بااخلاق انسان تھے۔ آپ نہایت نیک دیندار مخلص اور جاں نثار بزرگ تھے۔ آپ احمدیت کے سچے فدائی اور حضرت مسیح موعود کے شیدائی تھے۔ احمدیت آپ کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ آپ نے احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی۔ آپ کی مہمان نوازی سخاوت بہترین اخلاق اور اطاعت کی وجہ سے تمام علاقے میں بلکہ ضلع بھر میں لوگ آپ کا نام عزت واحترام سے لیا کرتے تھے...... یہ خدا کا آپ پر بہت بڑا فضل ہوا کہ آپ کے بیٹے مکرم میجر ملک حبیب اللہ خاں نہ صرف جماعت احمدیہ دوالمیال کے امیر رہے بلکہ آپ نے ضلع چکوال کے پہلے امیر جماعت کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں اور کپتان غلام محمد صاحب کی تہجد کی دعاؤں کا اثر تھا کہ آپ کے پوتے ملک ممتاز احمد نے بھی دوالمیال جماعت احمدیہ کے امیر اور دوسرے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اور احمدیت کو احسن رنگ میں ضلع چکوال میں محبت و یگانگت کی فضا میں پروان چڑھایا۔ یہ سب خدمت احمدیت کا صلہ تھا...... پہلی جنگ عظیم کے بعد پورے ایشیا میں دوالمیال گاؤں کو ایک توپ انعام میں دی گئی اور اس توپ کو بابا کپتان غلام محمد صاحب نے ڈپٹی کمشنر جہلم سے وصول کیا اور اسے دوالمیال کے قلب میں تالاب کے کنارے نصب کیا۔ یہ تاریخی توپ اب بھی دوالمیال میں بابا کپتان کی یاد دلاتی ہے۔"
(صفحہ 418)

(ب) "ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے دوالمیال کے محلہ کٹھہ میں پہاڑی کی چوٹی پر ایک بنگلہ تعمیر کرایا۔ اور اس کو احمدیت کے نور سے فروزاں رکھا۔ یہ محض خدا کا فضل تھا۔ جو احمدیت کی بدولت تھا ایک طرف انڈین کمانڈر انچیف برڈ ووڈ وائسرائے ہند اور گورنر پنجاب اس بنگلہ میں آئے اور بابا جی سے ملاقات کی تو دوسری طرف اس بنگلہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علاوہ احمدیت کے جید علماء نے بھی مختلف ادوار میں قیام فرمایا...... بابا کپتان غلام محمد صاحب کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ آپ نے قادیان کے جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس کی صدارت بھی کی (1939ء خلافت سلور جوبلی کا جلسہ سالانہ) بابا جی نے باقاعدہ فوجی وردی میں اور تمغے لگا کر صدارت کی۔"
(صفحہ 420)

(ج) احمدیہ دارالذکر دوالمیال کی تعمیر میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دارالذکر کی بنیادیں حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ہاتھ سے

رکھی گئی ہیں۔اس بیت الحمد میں جو مینارہ مینارۃ المسیح کی طرز کا 1929ء میں تعمیر کیا گیا تھا جس کو ایک احمدی مستری غلام محمد نے تعمیر کیا تھا۔خاص خدا کے فضلوں کی بدولت اس مینار کی تعمیر میں رفقاء حضرت مسیح موعود نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اپنے ہاتھوں سے اس کی بنیادیں کھودیں اور اس میں بابا جی کپتان غلام محمد نے خود بنیادیں کھودیں اس کی تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھروں کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر دیا .... آپ کو (24 جنوری 1947ء) کو دوالمیال کے قبرستان میں منوں مٹی کے نیچے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا گیا۔اور آپ کی وصیت کے مطابق قبرستان سے ملحقہ آپ کا کھیت قبرستان کیلئے وقف کر دیا گیا۔اور اس کھیت میں آپ کی بھی قبر کھودی گئی۔

(تاریخ احمدیت ضلع چکوال صفحہ 420-421)

میجر حبیب اللہ صاحب

میجر حبیب اللہ صاحب دوالمیال کے (آنریری کیپٹن) بابا غلام محمد صاحب کے قابل اور بہادر فرزند تھے۔راقم الحروف جب کبھی بچپن اور لڑکپن میں اپنے بزرگوں اور بھائیوں کے ساتھ نماز جمعہ اور عید کے موقع پر دوالمیال جاتا تو ایک حنائی رنگ متناسب داڑھی والے وجیہہ بزرگ نظر آتے جو خوبصورت کلے والی سفید پگڑی اور سیاہ شیروانی میں ملبوس بہت ہی پروقار شخصیت لگتے تھے۔وہ ہم بچوں سے بڑی شفقت اور اپنائیت اور مسکراتے چہرے سے ملتے اور دلی خوشی کا اظہار کرتے۔بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ وہ دوالمیال کی مشہور شخصیت میجر حبیب اللہ صاحب ہیں۔

انہوں نے بعد از ریٹائرمنٹ دوالمیال سے چند میل کے فاصلے پر ہمارے قصبہ ڈلوال کے جنوب میں چٹی دند نامی پہاڑ کوئلے کی کانوں کے کاروبار کے لئے لیز پر حاصل کیا تھا اس لئے وہ ہفتے میں کئی دن وہیں رہتے تھے جہاں ان کی رہائش کے لئے کمرے وغیرہ بنے ہوئے تھے۔خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ڈلوال کے ہمارے برادری کے ایک غیر از جماعت دوست بتاتے تھے کہ محترم میجر حبیب اللہ صاحب شب بیدار اور عبادت گزار شخصیت تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا کوئلے کا کاروبار بہت کامیاب تھا اور چٹی دند کے پہاڑ سے خوب کوئلہ نکلتا تھا۔آپ ہمیشہ گھوڑے پر سوار دوالمیال اور چٹی دند کے درمیان سفر کرتے تھے۔بفضل اللہ تعالیٰ علاقہ میں آپ کی خوب شہرت اور عزت تھی۔آپ جماعت احمدیہ دوالمیال کی ایک مکرم اور مخلص شخصیت تھے۔

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کا 1993ء کا ایک مضمون جو مکرم ملک ریاض احمد صاحب آف دوالمیال کی کتاب ''تاریخ احمدیت ضلع چکوال'' میں درج ہے اس کے کچھ حصے جو پڑھنے کے لائق ہیں۔'' یہاں (دوالمیال میں۔ ناقل) حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں جماعت قائم ہوگئی تھی۔دوالمیال کے پہلے امیر مولوی کرمداد خان تھے ان کی وفات کے بعد قاضی عبدالرحمن صاحب والد ملک مبارک احمد صاحب امیر مقرر ہوئے۔قاضی صاحب کی فرقان فورس میں خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں عالی بزرگ اور اخلاص کے مالک فعال احمدی تھے۔قاضی صاحب کی زندگی میں میجر حبیب اللہ صاحب امیر جماعت مقرر ہوئے۔قاضی صاحب آخر عمر میں ربوہ میں مقیم ہوگئے تھے۔قاضی صاحب کا اتنا احترام تھا کہ جماعت دوالمیال ان کے ادب اور تقویٰ کے پیش نظر آپ کو ہی امیر بنانے پر مصر تھی۔لیکن جب آپ کی ہمت نے اجازت نہ دی تو میجر حبیب اللہ صاحب جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور چکوال کے ضلع بننے کے بعد آپ امیر ضلع بھی منتخب ہوئے اور تادم مرگ قریباً بیس برس تک جماعت کی امارت آپ کے سپرد رہی۔آپ توپ خانہ میں میجر کے عہدہ پر پہنچنے والے چند ابتدائی افسروں میں سے تھے۔افواج پاکستان کا توپ خانہ جب بھی مل بیٹھنے کی سالانہ تقریب منعقد کرتا۔آپ اس میں ضرور مدعو ہوتے۔پچھلے سال (1992ء۔ ناقل) اس تقریب کی جب تصویری ٹی وی پر دکھائی گئی تو آپ اگلی صفوں میں سفید پگڑی کے ساتھ نمایاں تھے۔''

(تاریخ احمدیت ضلع چکوال صفحہ 386-387)

محترم غلام باری صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

''جامعہ احمدیہ کی ایک جماعت ہر سال دعوت الی اللہ کے ایک پروگرام کے سلسلہ میں مختلف جماعتوں کے دورہ پر جاتی طلباء کو تقریر کی مشق اور جماعتوں کے مسائل کا علم ہوتا۔جس سال ضلع جہلم کے دورہ پر طلباء گئے، وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ہم کھیوڑہ پہنچے تو صبح عیدالاضحی تھی اور ہم نے دوالمیال رات کو ہی پہنچنا تھا......اعوان قوم کی بستی دوالمیال رات کی تاریکی میں داخل ہوئے ہمارا قیام میجر حبیب اللہ صاحب کی قیام گاہ پر تھا مجھے یاد ہے وفد کے ایک ایک فرد سے میجر صاحب گلے ملتے تھے اور یہ فقرہ آپ کی زبان پر تھا۔ہماری عید ہوگئی۔آپ اتنے خوش تھے جیسے آپ کے عزیز گھر عید کرنے کیلئے آگئے۔اور جتنے دن ہم دوالمیال میں رہے۔آپ کی پر لطف مہمانی سے لطف اندوز ہوئے۔

جس رات بیت الذکر میں جلسہ تھا۔آپ کے بیٹے اعجاز احمد صاحب نے بیت الذکر میں چراغاں کیا۔دروازہ بنایا اور سارے گاؤں میں خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔''

(صفحہ 387-388)

متذکرہ مضمون کا ایک اور حصہ بھی پڑھتے ہیں۔

''دوالمیال میں عصر کے بعد درس خود دیتے، تفسیر باقاعدہ کیا کرتے۔چٹی دند میں کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کو آباد کیا۔بہت ہنس مکھ آنے والے کا تپاک سے استقبال کرتے۔حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصاراللہ کی حیثیت سے دوالمیال اجتماع کے لئے تشریف لے گئے تو خدمت میں پیش پیش رہے۔آپ انصاراللہ کے زعیم بھی رہے۔زبان پر خدا کا ذکر رہتا...... یہاں کے وہ نوجوان تھے جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو قادیان سے لاہور تقسیم ملک کے وقت لائے تھے۔یعنی میجر جنرل نذیر احمد کے بھائی کیپٹن ملک عطاء اللہ صاحب، میجر صاحب اور مولوی کرمداد صاحب دونوں امیر دوالمیال کی زمین میں محو خواب ہیں۔میجر صاحب نے ایک سو تین سال عمر پائی۔'' (صفحہ 388)

ایک اہم خدمت

کپتان غلام محمد صاحب کی ایک بہت اہم خدمت جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ہے۔ان کے بیٹے میجر حبیب اللہ خان امیر ضلع چکوال نے ایک انٹرویو میں یہ واقعہ بیان کیا۔سوال و جواب درج ذیل ہیں۔

سوال: بابا کپتان غلام محمد صاحب نے کسی جلسہ سالانہ کی اجازت گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر سے لی تھی۔''

جواب میجر حبیب اللہ صاحب'' آپ نے فرمایا 35-1934ء کے جلسہ سالانہ قادیان کی ...... گورداسپور بابا کپتان اور میں گئے جس وقت گورداسپور ڈپٹی کمشنر کے سامنے ہوئے تو اتفاق سے ڈپٹی کمشنر صاحب (ملک عباس میجر صاحب کے چچا کا دوست) سامنے کھڑا تھا۔اس نے بابا کپتان کو خوش آمدید کہا اور اندر تشریف لے جانے کو کہا۔بابا کپتان جی نے کہا مجھے اندر جانے کی فرصت نہیں۔مجھے اندر جانے کی بالکل فرصت نہیں۔ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا بابا کپتان کیوں تشریف لائے ہیں۔میں نے کہا دفعہ 144 لگنے کا امکان ہے جس سے قادیان میں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ نہیں ہو سکے گا۔اس لئے آئے ہیں کہ جلسہ سالانہ کی اجازت چاہئے۔'' بس یہی کام ہے؟'' میں نے کہا ہاں! تو وہ کہنے لگے کہ'' بابا جی کپتان کو کیوں تکلیف دی ہے؟'' میں نے کہا'' بابا جی خود آئے ہیں۔'' اور پھر اجازت مل گئی اور جلسہ سالانہ منعقد ہوا

(کپتان غلام محمد صاحب کو انڈیا میں آرٹلری کا باوا آدم مانا جاتا ہے اور کپتان غلام محمد صاحب پہلی جنگ عظیم میں دوالمیال کے سینئر ترین آفیسر تھے اور انہیں کو توپ انعام میں ملی تھی۔''

(تاریخ احمدیت ضلع چکوال صفحہ 538)

حضرت لعل شہبازؒ قلندر کا تعارف

ہند اور پاکستان میں اجمیر اس لئے مشہور ہے کہ وہاں چشتیہ سلسلے کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ معین الدینؒ چشتی کا مزار ہے۔حضرت خواجہ معین الدینؒ نے اجمیر میں رہ کر ہزاروں بھٹکے ہوئے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچایا۔انہیں کی وجہ سے اجمیر کو وہ شہرت حاصل ہوئی کہ لوگ اجمیر کو اجمیر شریف کہتے ہیں۔

جس طرح ہند و پاکستان میں اجمیر شریف مشہور ہے، اسی طرح سندھ کا اجمیر سیہون ہے۔سندھ کا بچہ بچہ سیوستان (سیہون) کو محض اس لئے جانتا ہے کہ وہاں حضرت لعل شہباز قلندر کا مزار ہے۔

حضرت لعل شہبازؒ قلندر کا اصل نام عثمان، آپ کے والد کا نام سید حسین کبیر الدین ہے۔آپ کا عرف لعل قلندر شہبازؒ ہے۔آپ حضرت جعفر صادقؒ کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت لعل شہبازؒ قلندر کا اصل وطن مرند ہے، جو تبریز سے 30 میل شمال میں آذر بائیجان کے قریب واقع ہے۔

آپؒ 538ھ (144-143ء) میں مرند میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت بھی حاصل کی۔پھر برصغیر پاک و ہند کے بڑے بڑے شہروں میں گھومتے رہے۔جہاں آپ کو معلوم ہوتا کہ کوئی بڑا عالم یا بزرگ موجود ہے وہیں آپ اس سے فیض حاصل کرنے کے لئے پہنچ جاتے۔برصغیر پاک و ہند مختلف شہروں میں گھومنے کے بعد سلطان محمد خان شہید کی حکومت کے زمانے میں ملتان تشریف لائے۔خان شہید نے آپ کی بے حد تعظیم و تکریم کی اور بہت کوشش کی کہ ملتان میں رہ جائیں۔اس نے آپ کے لئے خانقاہ بنوانے اور خانقاہ کے خرچ کے لئے گاؤں دینے کا بھی ارادہ کیا تھا لیکن حضرت لعل شہبازؒ قلندر نے ملتان میں رہنا منظور نہ کیا۔

بعض نے آپ کے ملتان تشریف لانے کا سن 662ھ (64-1263ء) لکھا ہے۔

673ھ (75-1274ء) میں حضرت لعل شہبازؒ قلندر جنت کو سدھارے۔مشہور سیاح ابن بطوطہ دنیا کا سفر کرتے ہوئے 734ھ (34-1333ء) میں جب سیہون پہنچا تو اس نے آپ کے مزار کی زیارت کی تھی اور آپ کی خانقاہ میں ٹھہرا۔خانقاہ کے ایک کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا روضہ اور گنبد سلطان فیروز شاہ کے حکم سے 7 رجب 757ھ (1356ء) کو ملک رکن الدین عرف اختیار الدین نے جو اس زمانے میں سیہون کا حاکم تھا، بنوایا تھا، جس میں سات طاق اور چھ گنبد تھے۔پھر ٹھٹھہ کے بادشاہ مرزا جانی بیگ نے 993ھ (86-1585ء) میں اس عمارت کی توسیع و ترمیم کرائی۔

پھر 1009ھ (1601-1600ء) میں میرزا جانی بیگ ترخان کے بیٹے میرزا غازی بیگ ترخان نے اپنی صوبہ داری کے زمانے میں اس عمارت میں ترمیم کرائی۔تالپوروں کی حکومت کے زمانہ میں میر کرم علی خاں والیٔ سندھ نے حضرت لعل شہبازؒ قلندر کے روضہ میں 1231ھ (16-1815ء) میں چاندی کا دروازہ نصب کرایا۔یہ دروازہ اب بھی موجود ہے۔ہر سال شعبان میں سیہون میں حضرت لعل شہبازؒ قلندر کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 6 جون 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر120337 میں Lutufu

ولد Abdallah Mbanga قوم...... پیشہ استاد عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Salaam ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2لاکھ تنزانین شیلنگ ماہوار بصورت ٹیچرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Lutufu گواہ شد نمبر1۔ Ahmad s/o Abdul Nasibu گواہ شد نمبر2۔ Dsama s/o Mpogo

مسل نمبر120338 میں Yahya Jallow

ولد Kutayef قوم...... پیشہ مبلغ مشنری عمر47 سال بیعت1990ء ساکن Filladis ضلع و ملک The Gamiba بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15مارچ 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) کمپونڈ 40ہزار Dalasl (2) جانور 14عدد مالیتی 27500 Dalasl (3) 2فارمنگ مشین 7000 Dalasl (4) 2Farm Fieleds 10000 Dalasl اس وقت مجھے مبلغ 4,877 Dalas ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Yahya Jallow گواہ شد نمبر1۔ Ebrahim Bah s/o Kekuta گواہ شد نمبر2۔ Malang Nyasally s/o Bakary

مسل نمبر120339 میں Gureshi Ramala Madood

زوجہ Qureshi Madood Ahmad قوم...... پیشہ خانہ داری عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Scarbrorough ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) جیولری 425 گرام 16150 کینیڈین ڈالر (2) حق مہر 25ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 200 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Qureshi Ramala Madood گواہ شد نمبر1۔ Qureshi Madood Ahmad s/o Masood Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Tariq Zahid s/o Muhammad Amjad

مسل نمبر120340 میں Gureshi Madood Ahmad

ولد Qureshi Madood Ahmad قوم...... پیشہ...... عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Scarbrorough On ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 3000 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت Mechani مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Qureshi Madood Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Tariq Zahid s/o Muhammad Amjad گواہ شد نمبر2۔ Masood Hmayat Hussain s/o Shaukat Hussain

مسل نمبر120341 میں Nazurah Ayesha

بنت Saleem A.F. قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brampton ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Nazurah Ayesha گواہ شد نمبر1۔ Lutf Ur- Rehman Mirza s/o Fazal Rahman Mirza گواہ شد نمبر2۔ Mohammad Akram s/o Mohammad Hussain

مسل نمبر120342 میں Natasha Fatima

بنت Saleem Akhter Farhan Shokat قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brampton ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Natsha Fatima گواہ شد نمبر1۔ Lutf Ur- Rehman Mirza s/o Fazal Rahman Mirza گواہ شد نمبر2۔ Akram Mohammad s/o Mohammad Hussain

مسل نمبر120343 میں Atif Ahmaed Zahid

ولد Niar Ahmed Tariq قوم...... پیشہ طالب علم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک On.Canada بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Atif Ahmed Zahid گواہ شد نمبر1۔ Shajer Ahmed s/o aIjaz Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Serjeel Ahmed s/o Maqbool Malik

مسل نمبر120344 میں Shajer Ahmed

ولد Ijaz Ahmed قوم...... پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Shajer Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Talal Seyed s/o Syed گواہ شد نمبر2۔ Wajeeh Ur Rehman Mirza s/o Lutr ur Rehman

مسل نمبر120345 میں Faiza Yasmeen

زوجہ Ata Ul Ghaffar Rashad قوم...... پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Welland ضلع و ملک On.Canada بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 100 گرام 4400 کینیڈین ڈالر (2) حق مہر 1لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 150 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Faiza Yasmeen گواہ شد نمبر1۔ Abdur Rab Khan s/o Abdul Manan Khan گواہ شد نمبر2۔ Ata ul Ghaffar Rashad s/o Abdu Sattar

مسل نمبر120346 میں Basil raza But

ولد Nasir Mahmood Butt قوم...... پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اکتوبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Basil Raza But گواہ شد نمبر1۔ Moazzam Saqib s/o Nasir ahmad گواہ شد نمبر2۔ Talal Kahloon s/o Najib Kahloon

مسل نمبر120347 میں Qasid Ahmed Nasir

ولد Nasir Ahmaed قوم...... پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2نومبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Qasid Ahmed Nasir گواہ شد نمبر1۔ Telal Kahloon s/o Najib Kahloon گواہ شد نمبر2۔ Moazzam Saqib s/o Nasir Ahmad

مسل نمبر120348 میں Fatir Mahmood Ahmad

ولد Nair Mahmood Ahamd قوم...... پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Maple ضلع و ملک کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اکتوبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 100 کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Fatir Mahmood Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Waqas Khurshid s/o Zahid Khurshid گواہ شد نمبر2۔ Frasat Ahmad s/o Basharat Ahmad

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سعید الدین احمد صاحب ایم ایس سی واقف نو کی شادی مورخہ 7/اگست 2015ء کو طاہر ہال بیت الفتوح میں منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ ٹرش ڈیسک لندن نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ مورخہ 8/اگست کو ناصر ہال بیت الفتوح میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر دعا کروائی اور دلہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے نوازا۔ گزشتہ سال مورخہ 4/اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نکاح کا اعلان مکرمہ سمیرا جاوید صاحبہ بنت مکرم خالد احمد جاوید صاحب آف مارڈن لندن سے فرمایا تھا۔ دلہا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم واقف زندگی کا پوتا اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کا بھانجا ہے۔ جبکہ دلہن مکرم محمد شریف کھوکھر صاحب مرحوم معلم سلسلہ وقف جدید کی نواسی ہے۔ احباب سے رشتے کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد صہیب احمد علوی صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ شامہ شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عطاء الرحیم شاہد صاحب ملوا کی امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے شادی کے چھ سال بعد مورخہ 18 جولائی 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت بچی کا نام عبیرہ شاہد عطا فرمایا ہے۔ نیز اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالرحیم شاہد صاحب کی پوتی، محترم چوہدری میاں سلطان احمد صاحب (از 313 درویشان قادیان) کی نسل سے، مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب سابق نمائندہ الفضل کی نواسی اور مکرم مولوی محمد صالح صاحب (سابق انچارج خلافت لائبریری قادیان) ابن حضرت حکیم شہاب الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل واحسان سے نومولودہ کو خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی توقعات پر پورا اترنے والی، نیک، صالحہ، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد خورشید صاحب آف پنڈی دھوتڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم حافظ سلطان احمد ناصر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ فوزیہ نور صاحبہ بنت مکرم چوہدری نور احمد صاحب بمقام جنگل امام شاہ مورخہ 27 ستمبر 2015ء کو محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مبلغ 1لاکھ 80ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ نوکوٹ ضلع میرپور خاص اہلیہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم راشد احمد عقیل صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدرآباد اور بہو مکرمہ نصرت عقیل صاحبہ کو مورخہ 26 ستمبر 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ادیان عقیل تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم یحیٰ مسعود صاحب گلشن حدید کراچی کا نواسہ اور مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ مالٹا کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر والا، صحت وسلامتی والی لمبی زندگی والا نیک، صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین اور دین ودنیا کی حسنات وبرکات کا وارث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ میاں غوث محمد صاحب شیخوپورہ شہر مورخہ 11 ستمبر 2015ء کو بعمر 94 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز شیخوپورہ شہر میں مکرم مبارک احمد معین صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ پرانی موصیہ، پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار اور بڑی دعا گو تھیں۔ قرآن مجید سے محبت عشق کی حد تک تھی۔ گاؤں میں سینکڑوں بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا قبول احمدیت کے بعد اپنے میاں کے ساتھ ابتلاء کا لمبا عرصہ نہایت صبرو استقامت سے گزارا اور پھر خدا تعالیٰ کے افضال و اکرام کا نظارہ بھی مشاہدہ کیا خلافت سے خاص محبت اور عقیدت تھی۔ غریب پرور، مہمان نواز اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے خاکسار کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمد امان اللہ صاحب، مکرم محمد عطاء اللہ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع شیخوپورہ اور ایک بیٹی مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ جڑانوالہ یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک نواسے مکرم طٰہٰ شریف صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے محبت اور شفقت کا سلوک فرما کر جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین نیز اس موقع پر احباب کی طرف سے دلی ہمدردی اور تعزیت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم سلسلہ چک 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کاہلوں ساکن چک نمبر 117 چھور مغلیاں ضلع ننکانہ صاحب مورخہ 15 ستمبر 2015ء کو بمقام چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ پندرہ سال سے فالج کے عارضہ میں مبتلا تھیں اور گزشتہ چار سال سے اپنے داماد مکرم چوہدری مقصود احمد بھنڈر صاحب کے ہاں مقیم تھیں۔ مقامی طور پر خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بیت مبارک ربوہ میں مورخہ 17 ستمبر 2015ء کو بعد نماز ظہر مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھیں۔ آپ نے نوجوانی میں احمدیت قبول کر لی تھی میکے والوں نے احمدیت ترک کرانے کیلئے اپنے ہاں روک لیا اور دباؤ ڈالا کہ نہ تو سسرال گھر جانا ہے اور نہ ہی احمدیت پر قائم رہنا ہے۔ آپ بڑے مضبوط ایمان کی مالکہ تھیں سب عزیزوں کو کہا کہ جان تو لی جا سکتی ہے مگر ایمان نہیں لیا جا سکتا۔ اس ثبات قدم کو دیکھ کر آپ کے چچا نے بیٹی کو سسرال روانہ کر دیا۔ پڑوسیوں سے بہترین تعلقات تھے ان کی خوشی غمی میں سب سے پہلے پہنچ جاتیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے باقاعدہ تیاری کرتیں بڑے اہتمام سے شامل ہوتیں اپنے ساتھ موسم سرما کے کئی پکوان تیار کر کے لاتیں جلسہ سالانہ ربوہ پر جہاں رہائش ملتی ان کے لئے دودھ لے کر آتیں بڑی مہمان نواز اور سخی دل کی مالکہ تھیں۔ تین بیٹے مکرم محمد شکر اللہ کاہلوں صاحب کینیڈا، مکرم محمد ظفر اللہ کاہلوں صاحب جرمنی، مکرم محمد اسد اللہ کاہلوں صاحب، 4 بیٹیاں محترمہ ذکیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ کاہلوں صاحب سندھ، محترمہ رفیعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین چیمہ صاحب سرگودھا، محترمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم غفور احمد صاحب ربوہ اور محترمہ رضیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد بھنڈر صاحب 98 شمالی ضلع سرگودھا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ فرزانہ نورین صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ بینن تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد رمضان بھٹہ صاحب ابن مکرم چوہدری فتح دین صاحب آف 96 گ ب صریح جڑانوالہ حال مقیم سمن آباد لاہور مورخہ 8 ستمبر 2015ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 87 سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے۔ مورخہ 9 ستمبر کو آپ کی نماز جنازہ مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ناصر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مورخہ 21 ستمبر کو حضور انور ایدہ اللہ نے آپ کی نماز جنازہ غائب نماز ظہر سے قبل بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ مرحوم زندہ دل، مہمان نواز اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ اسی طرح صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ نے لوکل اور ضلعی سطح پر مختلف عہدوں پر خدمات کی توفیق پائی۔ مرحوم نے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ 7 بیٹیاں اور 3 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ 2 بیٹے اور ایک بیٹی انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ عطیۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم احمد دین صاحب وصیت نمبر 40037 نے مورخہ 18/اگست 2004ء کو بیوت الحمد کالونی سے وصیت کی تھی۔ موصیہ صاحبہ کا سال 2011-12ء سے دفتر ہٰذا سے رابطہ نہ ہے اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ:2 خطبات امام۔سوال و جواب

سر براہ اور رہنما کو بھی کہتے ہیں اور قابل تقلید نمونے کو بھی کہتے ہیں۔ پس بیویوں کے لئے اپنے زیر عصر لوگوں کیلئے اپنے دوستوں کے لئے اپنی اولاد کیلئے متقیوں کے لئے ایک نمونہ بننے کی دعا ہے۔ بڑی وسیع دعا ہے یہ کہ ان سب سے ہمیں آنکھوں کا نور عطا ہو سکون عطا ہو۔ پس اس دعا میں بڑی وسعت ہے اور نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کی دعا ہے۔

س: خدا تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور یہ بھی تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ’’ہاں کیوں نہیں جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔‘‘ (اٰل عمران: 77) پس اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی متقی ہے جو اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ عہدوں کو پورا کرنا تقویٰ ہے۔ پس بہت سے معاشرے کے مسائل اس لئے جنم لیتے ہیں کہ انسان اپنی باتوں اور عہد سے پھر جاتا ہے ایک احمدی کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اس لئے یہ دین کا تقاضا ہے کہ ہم ہر عہد جو کسی واضح قرآنی حکم کے خلاف نہیں ہے اسے پورا کرنے والے بنیں کیونکہ یہ ضروری ہے۔ تو جہاں ہم نے اپنے دینی عہد نبھانے ہیں۔ وہاں دنیاوی معاملات کے عہد بھی نبھانے ہیں۔ عہدوں کو نبھانا بھی دین ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عہد کر کے پھر بدعہدی کرنا نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ پس یہ منافق بناتی ہے انسان کو۔ پس ہمیں بڑی باریکی میں جا کر اپنے ہر عہد کو نبھانے کی کوشش کرنی چاہے۔

س: حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔

(کشتی نوح صفحہ 11,12)

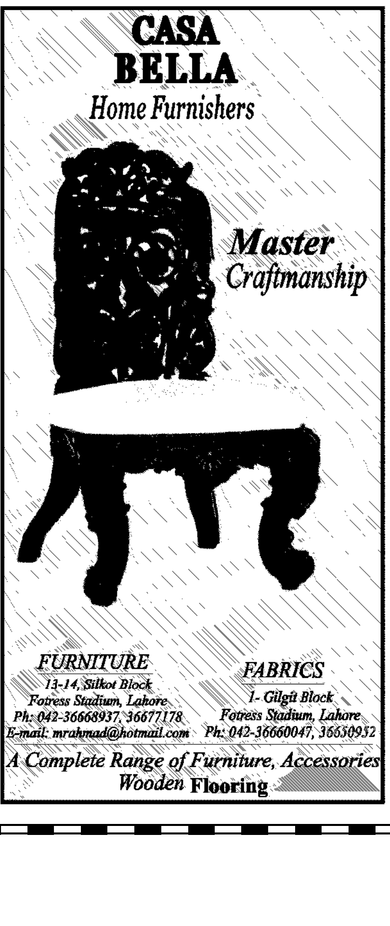

سفید محل۔سوات

ریاست سوات کے بانی میاں گل عبدالودود المعروف بادشاہ صاحب (1881ء تا 1971ء) کے حکم سے جب 1941ء کو سفید محل کی تعمیر مکمل ہوئی، تو اس محل کی بدولت مرغزار کا علاقہ ایک طرح سے ریاست سوات کے موسم گرما کا دارالحکومت ٹھہرا۔ آج بھی سات دہائیاں گزرنے کے باوجود سفید محل قابل دید ہے۔ مرغزار کا علاقہ ضلع سوات کا واحد پرفضا مقام ہے، جو مرکزی شہر مینگورہ سے قریباً 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سفید محل کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ اس کا اولین نام ’’موتی محل‘‘ تھا۔

سفید محل تاریخی حوالہ سے اس لئے بھی مشہور ہے کہ یہاں سے ریاستی دور میں رعایا کے مستقبل کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ شہر یار امیر زیب باچا کے مطابق جب محل تعمیر ہوا، تو گرمیوں کے موسم میں حکومت کے امور سیدو شریف کی بجائے مرغزار میں طے ہوتے تھے۔ بالفاظ دیگر سردیوں میں ریاست سوات کا دارالخلافہ سیدو شریف اور گرمیوں میں سفید محل کی بدولت مرغزار ہوا کرتا تھا۔ مین بلڈنگ میں ایک ڈرائنگ روم، ایک ڈائننگ ہال، ایک میٹنگ روم اور ایک بادشاہ کا اپنا کمرہ ہے۔ اس کے علاوہ اس کے احاطے میں دو تین درجوں میں کمرے بنائے گئے ہیں۔ جب بادشاہ صاحب گرمیوں میں مرغزار کا رخ کرتے، تو ان کے وزیر مشیر اور خان خوانین ان کے ہمراہ ہوتے۔ دوسرے درجے پر تعمیر شدہ کمروں میں یہی وزیر مشیر اور خان خوانین ہوتے اور تیسرے درجے میں تعمیر شدہ کمروں میں فیملی ممبران ہوا کرتے تھے۔

سفید محل کے کھلے علاقے میں جو مسجد تعمیر کی گئی ہے، اس میں بادشاہ نماز پڑھنے اور قرآن شریف کی تلاوت کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ مسجد چونکہ قدرے بڑی ہے، اس لئے اس میں تمام وزیر مشیر اور خان بادشاہ کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنے کو ترجیح دیتے اور روز اول سے یہ عام عوام کے لئے کھلا ہے۔

1971ء میں بادشاہ وفات پا گئے۔ اس کے بعد سفید محل کو گویا قفل لگ گیا۔ پائپ لائن ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی۔ اس میں پانی کھڑا ہو گیا۔ بجلی کے تار، قمقمے، پنکھے، قالین اور فرنیچر سب کچھ ناقابل استعمال ہو گیا۔ 73-1972ء میں مرغزار شہر یار امیر زیب باچا کے حصہ میں آیا۔ پھر اس کو ہوٹل میں تبدیل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور آج بھی یہ ہوٹل کی شکل میں موجود ہے۔

(روزنامہ دنیا 9/اگست 2015ء)

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔اکتوبر

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:43

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12۔اکتوبر 2015ء

6:20 am	گلشن وقف نو
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔اکتوبر 2015ء
10:00 am	لقاء مع العرب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

درخواست دعا

۞ مکرم حسان محمود صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم شیخ زاہد محمود صاحب آف کراچی حال مقیم جرمنی پھیپھڑوں میں ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم بلال احمد طاہر صاحب ابن مکرم ناصر محمود صاحب آف لیہ حال جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار گزشتہ چند ماہ سے بعض عوارض کے باعث بیمار ہے۔ کافی علاج معالجہ کروایا گیا ہے لیکن مکمل افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ بعد بیماری دوبارہ بڑھ جاتی ہے اور بے حد تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو جلد از جلد مکمل صحت دے اور ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

وردہ فیبرکس ڈیزائن 16-2015
کھدر ہی کھدر۔ کاٹن ہی کاٹن۔ لیلن ہی لیلن بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

FR-10